فون نمبر ۹۹م

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم جمعرات

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۳۰ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ، ۲۷ ہجرت ۱۳۵۰ہش، ۲۷ مئی ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۲۰

اخبار احمدیہ

77

ربوہ ۲۶ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۲۵ ہجرت کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں۔
"حضور اقدس کو ابھی تک دوران سر کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔"
احباب حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۶ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ سردرد کی شکایت ہے ویسے عام طبیعت بہتر ہے۔
احباب آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے بھی دعائیں جاری رکھیں۔

لاہور سے محترمہ سیدہ امۃ السلام صاحبہ بیگم محترم مرزا رشید احمد صاحب (بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ) کے ایک مکتوب سے معلوم ہوا ہے کہ ان کی طبیعت ہائی بلڈ پریشر اور ہائی بلڈ شوگر کی وجہ سے ناساز رہتی ہے۔
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ نیز انہوں نے اپنا مکان تبدیل کر لیا ہے اب ان کا پتہ یہ ہے۔
(کینال بنک ۳۰ ایف سی۔ سی گلبرگ مراتب علی روڈ۔ سٹریٹ نمبر ۲۱ نزد ٹینکی ۲
لاہور (فون نمبر ۸۰۲۰۴)

---

۲۷ ہجرت کو ملاقاتیں نہیں ہونگی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۷ ہجرت (۲۷ مئی بروز جمعرات) کو بوجہ جلسہ یوم خلافت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں نہیں ہو سکیں گی۔ اس لئے دوست ملاقات کے لئے تشریف نہ لائیں۔
(پرائیویٹ سیکرٹری)

معلمین وقف جدید کیلئے ضروری اعلان

اس سال جامعہ احمدیہ میں واقفین زندگی طلباء کا داخلہ انشاء اللہ موسمی تعطیلات کے بعد ماہ ستمبر میں ہوگا۔ جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد بڑھانے کے لئے تمام معلمین اپنے اپنے حلقہ میں وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں اور میٹرک پاس طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرمائیں۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا شرط ہے لیکن ایف اے بی اے اور ایم اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔
نیز اس بارہ میں جو کوشش فرمائیں اس سے دفتر وقف جدید کو بھی مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء
(ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کا دعا کرنا انسانیت کا خاصہ ہے جو اس کی فطرت میں رکھا گیا ہے

خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت کا فیض ایسا ہے جو دعا کے بغیر مل ہی نہیں سکتا

"قرآن شریف کی اصطلاح کی رُو سے خدا تعالیٰ رحیم اُس وقت کہلاتا ہے۔ جب کہ لوگوں کی دعا اور تضرّع اور اعمال صالحہ کو قبول فرما کر آفات اور بلاؤں اور تضییع اعمال سے ان کو محفوظ رکھتا ہے۔ یہ احسان دوسرے لفظوں میں فیض خاص سے موسوم ہے اور صرف انسان کی نوع سے مخصوص ہے دوسری چیزوں کو خدا نے دعا اور تضرع اور اعمال صالحہ کا ملکہ نہیں دیا۔ مگر انسان کو دیا ہے۔ انسان حیوان ناطق ہے اور اپنی نطق کے ساتھ بھی خدا تعالیٰ کا فیض پا سکتا ہے۔ دوسری چیزوں کو نطق عطا نہیں ہوا۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ انسان کا دعا کرنا اس کی انسانیت کا خاصہ ہے جو اس کی فطرت میں رکھا گیا ہے۔ اور جس طرح خدا تعالیٰ کی صفات ربوبیت اور رحمانیت سے فیض حاصل ہوتا ہے اسی طرح صفت رحیمیت سے بھی ایک فیض حاصل ہوتا ہے صرف فرق یہ ہے کہ ربوبیت اور رحمانیت کی صفتیں دعا کو نہیں چاہتیں۔ کیونکہ وہ دونوں صفات انسان سے خصوصیت نہیں رکھتیں۔ اور تمام پرند چرند کو اپنے فیض سے مستفیض کر رہی ہیں۔ بلکہ صفت ربوبیت تو تمام حیوانات اور نباتات اور جمادات اور اجرام ارضی اور سماوی کو فیض رساں ہے اور کوئی چیز اس کے فیض سے باہر نہیں۔ برخلاف صفت رحیمیت کے کہ وہ انسان کے لئے ایک خلعت خاصہ ہے اور اگر انسان ہو کر اس صفت سے فائدہ نہ اٹھاوے تو گویا ایسا انسان حیوانات بلکہ جمادات کے برابر ہے۔ جب کہ خدا تعالیٰ نے فیض رسانی کی چار صفات اپنی ذات میں رکھی ہیں اور رحیمیت کو جو انسان کی دعا کو چاہتی ہے خاص انسان کے لئے مقرر فرمایا ہے پس اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ میں ایک قسم کا وہ فیض ہے جو دعا کرنے سے وابستہ ہے اور بغیر دعا کے کسی طرح مل نہیں سکتا۔ حصول حق کا اقرب طریق دعا ہے اور دعا کامل کے لوازمات یہ ہیں کہ اس میں رقت ہو۔ اضطراب ہو۔ گداز ش ہو۔"
(ایام صلح)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۷ ہجرت ۱۳۵۰ ہش

"خفتہ را خفتہ کے کند بیدار"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ "نوائے وقت" لاہور کے ۱۶ رمئی ۱۹۷۱ء کے شمارہ میں جو "اشاعت اتوار" کے نام سے موسوم ہے محترم لفٹیننٹ کرنل خواجہ عبدالرشید صاحب کا ایک بہت فکر انگیز مقالہ "خفتہ را خفتہ کے کند بیدار۔ مسلمان سو رہے ہیں" کے دوہرے عنوان کے تحت شائع ہوا ہے۔ اس میں موصوف نے پہلے تو یہ واضح فرمایا ہے کہ انسان کی زندگی دو حالتوں پر مبنی ہے ایک بیداری دوسرے خواب یا نیند۔ نیند کی حالت میں انسانی شعور معطل ہو جاتا ہے اور شعور کے ساتھ جو لوازم انسانی حرکات سے منسلک ہیں وہ بھی مفلوج ہو جاتے ہیں مثلاً ضمیر اور ضبط۔ نیند کی حالت میں انسان اپنی حرکات کا ذمہ دار نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہر چیز لاشعوری طور پر وقوع پذیر ہوتی ہے۔ یہ واضح کرنے کے بعد انہوں نے لکھا ہے کہ اس زمانہ میں بحیثیت مجموعی مسلمان سو رہے ہیں۔ اور ان سے جو جو حرکات یا جس نوع کے اعمال ظہور میں آ رہے ہیں لاشعوری طور پر ہی ظہور میں آ رہے ہیں جس کی وجہ سے انہیں قطعاً اس امر کا احساس نہیں ہے کہ وہ کر کیا رہے ہیں۔ اور یہ کہ انہیں کرنا کیا چاہیئے۔ چنانچہ کرنل صاحب موصوف رقمطراز ہیں:-

"یہ واقعہ ہے کہ ہم سب سو رہے ہیں۔ یہ اس لئے کہ ہم مشرک ہیں، ہم جھوٹے ہیں، ہم حرام خور ہیں، اور ہم غیبت کو اپنا مشغلہ بنائے ہوئے ہیں۔ اگرچہ ہم نے پتھر دل سے بُت تو نہیں تراشے مگر ہم نے پیروں کو واسطہ بنایا اور قبر پرستی شروع کر دی۔ ہم زر پرست ہیں اور ہم نفس پرست اور زن پرست ہیں۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا یہ ایک حقیقت نہیں ہے؟"

مقالہ میں ان باتوں کے ثبوت پیش کرنے کے بعد آخر میں انہوں نے مزید لکھا ہے کہ:-

"میں اس وقت یہ کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں کروں گا اور برملا کہتا ہوں ہم (یعنی مسلمان) من حیث القوم اس وقت سو رہے ہیں۔ یہ سب ہنگامے، جو آپ دیکھ رہے ہیں سونے والوں کی حرکات ہیں۔ کبھی سیاسی ہنگامے، کبھی مذہبی اور عام شور و غوغا۔ یاد رکھئے! جہاں قوم بیدار ہوتی ہے وہاں تخریب نہیں ہوا کرتی۔ دیوار گرتی ہے تو اس کا شور اٹھتا ہے، مگر تعمیر کی جاتی ہے تو چپکے سے کھڑی ہو جاتی ہے عدم ضبط بھی سوئے ہوئے انسان کا شیوہ ہے۔ بیدار قوموں میں ضبط و نظم ہوا کرتا ہے آج ہماری قوم بھیڑوں کا ایک انبوہ ہے انسانوں کی جماعت نہیں۔ ہماری تمام قوم اس وقت جھوٹ میں مبتلا ہے۔ یہ غیبت کی مرتکب ہے، یہ دھوکہ باز اور حرام خور ہے۔ یہاں کوئی مسلمان موجود نہیں رہا۔ سب جھوٹے اور سب مشرک ہیں اور جو کہتا ہے کہ میں ایسا نہیں ہوں وہ بھی جھوٹا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار"

کرنل صاحب موصوف نے مسلمانوں کی حالت کا جو درد انگیز نقشہ کھینچا ہے اور اس کا تجزیہ کر کے اس تمام صورتحال کی جو بنیادی وجہ بیان کی ہے وہ یہی ہے کہ مسلمان من حیث القوم سو رہے ہیں۔ جب سب سو رہے ہیں تو "خفتہ را خفتہ کے کند بیدار" کی رو سے جو خود سو رہا ہے وہ سوئے ہوئے دوسرے اشخاص کو نہیں جگا سکتا۔ سوئے ہوؤں کو جگانے کے لئے ایسے انسان کی ضرورت ہے، جو خود بیدار ہو اور دوسروں کو جگانے کا عزم بھی رکھتا ہو اور یہ درد کُوٹ کُوٹ کر اس میں بھرا ہوا ہو کہ وہ سوئے ہوؤں کو جگائے اور انہیں بیدار کر کے پھر مصروف عمل کر دے۔ ایسے وقتوں میں جب بلا استثناء سب سوئے ہوئے ہوں اور کوئی جگانے والا موجود نہ ہو۔ خدا تعالیٰ خود اپنے ایک بندے کو بیداری کی نعمت سے مالا مال کر کے دوسروں کو بیدار کرنے کے لئے مامور کیا کرتا ہے۔ سو اس وقت بھی جب کہ نہ صرف مسلمانوں پر بلکہ پوری نوع انسان پر غفلت اور نیند کی حالت طاری ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندہ کو مصلحت عام کے لئے خاص کر کے مبعوث فرمایا اور اس نے سوئے ہوؤں کو جگانے کی غرض سے پُر زور آواز اور کڑک دار لہجے میں فرمایا:-

"اے سونے والو بیدار ہو جاؤ۔ اے غافلو اٹھ بیٹھو کہ ایک انقلاب عظیم کا وقت آ گیا۔ یہ رونے کا وقت ہے نہ سونے کا۔ اور تضرع کا وقت ہے نہ ٹھٹھے کا اور ہنسی اور تکفیر بازی کا۔ دعا کرو کہ خداوند کریم تمہیں آنکھیں بخشے تا تم موجودہ ظلمت کو بھی بہ تمام و کمال دیکھ لو اور نیز اس نور کو بھی جو رحمت الٰہیہ نے اس ظلمت کو مٹانے کے لئے تیار کیا ہے۔ پچھلی راتوں کو اٹھو اور خدا تعالیٰ سے رو رو کر ہدایت چاہو۔ ... خدا تعالیٰ تمہاری غفلت اور بھول کے ارادوں کی پیروی نہیں کرتا۔ وہ تمہارے دماغوں اور دلوں کی بیوقوفیاں تم پر ظاہر کرے گا اور اپنے بندے کا مددگار ہوگا ...

سو بھائیو! نفسانیت سے باز آؤ اور جو باتیں خدا تعالیٰ کے علم سے خاص ہیں ان میں حد سے بڑھ کر ضد مت کرو اور عادت کے سلسلہ کو توڑ کر اور ایک نئے انسان بن کر تقویٰ کی راہوں میں قدم رکھو تا تم پر رحم ہو اور خدا تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دیوے۔ سو ڈرو اور باز آ جاؤ۔ کیا تم میں ایک بھی رشید نہیں!" (آئینہ کمالات اسلام ص۵۲ تا ۵۵)

یہ چونکا دینے اور لرزا دینے والی آواز بہتوں کے لئے صور اسرافیل ثابت ہوئی۔ بہت سے مُردے جی اٹھے نیند کے ماتے بیدار ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے اور اس آواز پر لبیک کہنے کے لئے بے تحاشا دوڑنے لگے۔ آج انہیں بیدار اور کامیابی کے سزاوار مصروف عمل انسانوں کی مساعی اور انتھک جدوجہد کے نتیجہ میں گری ہوئی دیوار تعمیر ہو رہی ہے اور وہ دن قریب ہے جب وہ چپکے سے کھڑی ہو جائے گی۔ کیونکہ

"دیوار گرتی ہے تو اس کا شور اٹھتا ہے مگر تعمیر کی جاتی ہے تو چپکے سے کھڑی ہو جاتی ہے"

ایک زائد انعام

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو فرض نمازوں کے علاوہ قیام اللیل یا نماز تہجد ادا کرنے کی بھی تاکید فرمائی ہے اور اسے ایک زائد انعام قرار دیا ہے اور اسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں مقام محمود پر کھڑا ہونے کا ذریعہ قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا "اور رات کو بھی تو کچھ سو رہنے کے بعد شب بیداری کیا کر جو تجھ پر ایک زائد انعام ہے اس طرح پر بالکل متوقع ہے کہ تیرا رب تجھے حمد والے مقام پر کھڑا کر دے۔" (سورۃ بنی اسرائیل)

اس قرآنی حکم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بڑے تعہد کے ساتھ نماز تہجد ادا فرماتے تھے۔ حتیٰ کہ قیام اللیل آپ کے روزمرہ کے معمولات کا ایک اہم حصہ تھا چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز میں اس قدر کھڑے ہوتے کہ آپ کے دونوں پاؤں متورم ہو جاتے (بخاری و مسلم) اسی طرح حضرت عائشہؓ ہی کی ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعت نماز رات کو پڑھتے تھے اور سجدہ اس قدر لمبا ہوتا کہ اتنے وقت میں دوسرا شخص قرآن مجید کی پچاس آیتیں بسہولت پڑھ سکتا تھا (بخاری) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف خود بڑے تعہد اور التزام کے ساتھ تہجد ادا فرماتے تھے بلکہ اپنے اصحابؓ کو بھی راتوں کو اٹھ کر نوافل ادا کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے کہ جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور اپنی اہلیہ کو بھی جگائے اور اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر چھینٹے دے ـــ اللہ تعالیٰ نے جس عبادت کو زائد انعام قرار دیا ہے ہم میں سے ہر شخص کو وہ زائد انعام حاصل کرنا چاہیئے اور ان برکتوں سے بہرہ ور ہونا چاہیئے جو اس کے نتیجہ میں ملتی ہیں۔

ایمان کے عملی تقاضے (۲)

جیسا کہ قبل ازیں واضح کیا جا چکا ہے کوئی صحیح معنوں میں اس وقت تک مومن نہیں کہلا سکتا۔ جب تک کہ وہ ایمان کے عملی تقاضے پورا کرنے والا نہ ہو۔ اس ضمن میں ایک تقاضا یہ بیان کیا گیا تھا کہ ایمان کا دعوے کرنے والے میں نیک کاموں کی طرف رغبت اور بُرے کاموں سے نفرت کا جذبہ بدرجہ اتم موجود ہونا چاہیئے۔ آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کی رو سے ایمان کے دو اور اہم تقاضوں پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ
وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ

یعنی جو امانتدار نہ ہو وہ ایماندار نہیں ہو سکتا اور جو اپنے قول کا پکا نہ ہو (یعنی وعدہ کر کے یا عہد باندھ کر اس سے پھر جانے والا ہو) وہ ہرگز دیندار نہیں کہلا سکتا۔

سو گویا مومن میں امانت اور عہد کی پاسداری کا وصف نمایاں طور پر پایا جاتا ہے وہ کبھی امانت میں خیانت کا مرتکب نہیں ہوتا اور اپنے عہد کو بہرحال پورا کرتا ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ایک مسلمان جو ایمان کا دعوے کرنے کے باوجود خائن بھی ہو اور بد عہد بھی [illegible] مومن شمار ہو سکے۔ صاحب ایمان وہی لوگ شمار ہوں گے جو پورے پورے امین ہوں اور اپنے عہد کو بہرحال پورا کرنے والے ہوں۔ امین کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس حد تک امانت دار ہو کہ اگر کوئی اس کی خیانت کرے تو جواباً بھی وہ اس کی خیانت کا مرتکب نہ ہو۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ یعنی اگر تمہارے پاس کسی کی امانت ہے تو تمہارا فرض ہے کہ تم اسے اس کے پاس پہنچا دو اور اگر کوئی تمہاری خیانت کرتا ہے تو پھر بھی تمہیں یہ زیب نہیں دیتا کہ تم اس کی خیانت کے مرتکب ہو۔ تم پر بہرحال امانت کو واپس لوٹانا فرض ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

78

ذکر حبیب

۲۶ مئی ـــــ یوم وصال حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ)

(۱)

آج ۲۶ مئی ہے اور اس دن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کا سانحہ اور دن کبھی بھول نہیں سکتا۔ آپ کی وفات پر اغیار کے فہمیدہ اور سنجیدہ طبقہ نے جس قسم کے حقائق اور صدمہ کا اظہار کیا اور آپ کے کارہائے نمایاں کی بناء پر آپ کو خراج تحسین پیش کیا وہ سب اس امر کی غمازی کرتے ہیں کہ احیاء اسلام کے لئے آپ کی خدمات اور تصنیفات کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ اور آپ کی غیرت اسلامی۔ حمیت دینی اور نیک جذبہ کا اثر اکابرین اسلام پر تھا۔ ایسا کیوں نہ ہوتا؟ جب کہ مشاہیر اسلام نے آپ کی کتب اور تحریروں سے اسلام کی فضیلت بیان کرنے کے لئے اور دوسرے مذاہب کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے اسلام کو اکمل مذہب ثابت کیا چنانچہ اس کا اعتراف اور اظہار مولانا عبد المجید صاحب سالک اپنی کتاب "یاران کہن" میں یوں کرتے ہیں:۔ "جس زمانے میں مولانا ابو الکلام آزاد ابھی بے ریش و بروت انسان تھے اور نو عمری کے باوجود علم و فضل اور لسانی و طراری کے اعتبار سے اپنے ہمسروں اور ہمعصروں سے کوسوں آگے تھے۔ بمبئی میں آغا حشر ابو النصر آہ اور نظیر حسین سخا کے ساتھ عیسائیوں اور آریوں سے مناظرے کیا کرتے تھے اور اپنے اہتمام سے ایک ماہانہ رسالہ البلاغ بھی نکالتے تھے۔ مناظروں کے سلسلے میں انہیں مرزا غلام احمد قادیانی کی بعض ایسی کتابیں پڑھنے کا اتفاق ہوا جن میں عیسائیوں اور آریوں کے مقابلے میں اسلام کی حمایت کی گئی۔ یاروں کا مجمع تو فیصلہ ہی کر چکا تھا کہ پنجاب جائیں اور مرزا صاحب سے ملیں۔ بہر حال مولانا ابو الکلام مرزا صاحب کے دعویٰ مسیحیت موعودہ سے تو کوئی سروکار نہ رکھتے تھے لیکن ان کی غیرت اسلامی اور حمیت دینی کے قدردان ضرور تھے یہی وجہ ہے کہ جن دنوں مولانا امرتسر کے اخبار "وکیل" کی ادارت پر مامور تھے اور مرزا صاحب کا انتقال انہی دنوں ہوا تو مولانا نے مرزا صاحب کی خدمات اسلامی پر ایک شاندار شذرہ لکھا۔ امرتسر سے لاہور آئے اور یہاں سے مرزا صاحب کے جنازے کے ساتھ بٹالہ تک گئے"۔

یاران کہن (ص ۲۰-۲۰۲)

(۲)

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب نے آپ کے کارناموں اور خدمات کا ان الفاظ اعتراف کیا۔

"حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی حق پر ہیں اور اپنے دعویٰ میں راستباز اور صادق ہیں اور آٹھوں پہر اللہ تعالیٰ حق سبحانہ کی عبادت میں مستغرق رہتے ہیں اور اسلام کی ترقی اور دینی امور کی سربلندی کے لئے دل و جان سے کوشاں ہیں۔ میں ان میں کوئی مذموم اور قبیح چیز نہیں دیکھتا"

اشارات فریدی جلد ۳ صفحہ ۱۷۹

مشہور صحافی ایڈیٹر سیاست سید حبیب صاحب نے تحریر کیا۔

"اس وقت کے آریہ اور مسیحی مبلغ اسلام پر بے پناہ حملے کر رہے تھے اکے دکے جو عالم دین بھی کہیں موجود تھے۔ وہ ناموس شریعت کے تحفظ میں مصروف ہو گئے مگر کوئی زیادہ کامیاب نہ ہوا۔ اس وقت مرزا غلام احمد صاحب میدان میں اترے اور انہوں نے مسیحی پادریوں اور آریہ اپدیشکوں کے مقابلہ میں اسلام کی طرف سے سینہ سپر ہونے کا تہیہ کر لیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مجھے یہ کہنے میں ذرا باک نہیں کہ مرزا صاحب نے اس فرض کو نہایت خوش اسلوبی سے ادا کیا اور مخالفین اسلام کے دانت کھٹے کر دئے۔ اسلام کے متعلق ان کے بعض مضامین لاجواب ہیں"۔ (تحریک قادیان)

(۳)

بانی احمدیت کے لٹریچر اور آپ کی تصنیفات میں علمی تنوع ہے اور اسلام کے خلاف اعتراضات کے دندان شکن جوابات پر مشتمل ہیں یہ لٹریچر عظیم علمی دولت ہے اور ایسا اسلحہ اور قیمتی مواد ہے۔ جس کا اعتراف اغیار نے آپکی وفات پر کیا۔

حضور نے اسی سے زائد کتب تحریر فرمائیں اور خدا تعالیٰ نے آپ کو "سلطان القلم" کے خطاب سے نوازا۔ ان کتب کا انداز تحریر و فکر ایک اعجازی حیثیت رکھتا ہے اسلام کی عظیم خدمت ان کتب کے ذریعہ سے کی گئی ہے اور یہ ایسا قیمتی خزانہ ہے جس کے ذریعہ سے دشمنان اسلام کو شکست دی جا سکتی ہے۔

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار
سیف اعداء کو کیا ہم نے بحجت پائمال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

غیر مذاہب کے عقائد کا رد اور ابطال اسلامی تعلیمات کی فوقیت اور آنحضرت کی صداقت کے دلائل اور فضائل قرآن آپکی کتب کا بنیادی مضمون ہے۔

چنانچہ حضور کی وفات پر پریس اور اکابرین ملک نے آپ کے متعلق انتہائی اعلیٰ خیالات کا اظہار کیا۔ جس کے الفاظ آج بھی گونج رہے ہیں اور ہر خاص و عام کیلئے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی خدمات اور آپ کے کارہائے نمایاں کی نشاندہی کر رہے ہیں۔ چند آراء پیش خدمت ہیں:۔

۱۔ مولانا ابو الکلام آزاد

مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان کے ظہور میں آیا۔ قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے۔ اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ غرض مرزا صاحب کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گرانبار احسان رکھے گی۔ کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرض مدافعت ادا کیا۔ اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا۔ جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے اور حمایت اسلام کا جذبہ ان کے شعار قومی کا عنوان نظر آئیگا قائم رہیگا ۔ ۔ ان کی آریہ سماج کے مقابلہ کی تحریروں سے اس دعوے پر نہایت روشنی پڑتی ہے کہ آئندہ ہماری مدافعت کا سلسلہ خواہ کسی حد تک وسیع ہو جائے ناممکن ہے کہ یہ تحریریں نظر انداز کی جا سکیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آئندہ امید نہیں کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو۔ جو اپنی اعلیٰ خواہشیں اس طرح مذاہب کے مطالعہ میں صرف کر دے"۔ (اخبار وکیل امرتسر ۱۹۰۸ء)

۲۔ مرزا حیرت دہلوی

"مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ پر اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت تعریف کی مستحق ہیں۔ اس نے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا۔ اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی۔ ۔ ۔ ۔ اگرچہ مرحوم پنجابی تھا۔ مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندی ہند میں بھی اس قوت کا لکھنے والا نہیں۔ اس کا پُر زور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا ہے، اور واقعی اس کی بعض عبارتیں پڑھنے سے وجد کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ (کرزن گزٹ)

۳۔ علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ علی گڑھ

"مرحوم ایک مانے ہوئے مصنف اور مرزائی فرقہ کے بانی تھے۔ ۔ ۔ ۔ آپ کی پہلی کتاب اسلام کے ڈیفنس میں تھی جس کے جواب کے لئے دس ہزار روپیہ انعام رکھا تھا۔ ۔ ۔ آپ نے اپنی تصنیف کردہ اسی کتابیں پیچھے چھوڑی ہیں۔ جس میں سے بیس عربی زبان میں ہیں۔ بے شک مرحوم اسلام کا بڑا پہلوان تھا"

۴۔ صادق الاخبار۔ ریواڑی

"مرزا صاحب نے اپنی پُر زور تقریروں اور شاندار تصانیف سے مخالفین اسلام کو ان کے لچر اعتراضات کے دندان شکن جواب دے کر ہمیشہ کے لئے ساکت کر دیا ہے کہ حق حق ہی ہے۔ اور واقعی مرزا صاحب نے حق حمایت اسلام کا کما حقہ ادا کر کے خدمت دین اسلام میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا"۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے بتاریخ ۱۱/۴/۶۵ خاکسار کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ عزیزہ کا نام "نصرت جہاں" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم ملک احسان اللہ صاحب کی صاحبزادی اور مکرم چوہدری مظفر الدین صاحب بنگالی سابق نائب ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ کی نواسی ہے۔

احباب کرام سے نومولودہ کے نیک صالح ہونے اور درازی عمر اور قرۃ العین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اکرام اللہ مجیب۔ ربوہ

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیمی و تربیتی میدان میں جامعہ نصرت ربوہ کی خوشکن و نمایاں ترقی

مورخہ ۱۸ / اپریل ۱۹۷۱ء مطابق ۱۸ / شہادت ۱۳۵۰ ہش کو جامعہ نصرت ربوہ کے نویں سالانہ جلسہ تقسیم اسناد و انعامات کے موقعہ پر جو حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں منعقد ہوا جامعہ نصرت کی پرنسپل صاحبہ نے جو سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی تھی اس کا ملخص درج ذیل کیا جاتا ہے۔

مکرمہ محترمہ صدر صاحبہ، معزز خواتین و عزیز بچیو!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جامعہ نصرت کے نویں سالانہ جلسہ عطائے اسناد و انعامات پر میں آپ سب کو خوش آمدید کہتی ہوں ہم سب سٹاف و طالبات حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ممنون ہیں کہ انہوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود اس جلسہ کی صدارت قبول فرمائی۔ آپ نہایت قابل اور عالم خاتون ہیں مشرقی زبانوں میں سے فارسی پر آپ کو خصوصی عبور حاصل ہے۔ آپ کی تشریف آوری اور کرسئ صدارت پر جلوہ افروز ہونا ہمارے لئے باعث صد افتخار ہے۔

تعداد طالبات عرصہ زیر رپورٹ میں طالبات کی تعداد قریباً چار صد رہی سال اول اور سال سوم کا داخلہ تسلی بخش تھا۔ فرسٹ ایر میں تین اور تھرڈ ایر میں دو غیر ملکی طالبات نے داخلہ لیا۔

سٹاف سٹاف جامعہ نصرت میں ۲۵ لیکچررز ہیں اور ایک خاتون لائبریرین۔

نتائج حسب سابق کالج کے نتائج امسال بھی نہایت خوش کن رہے۔ ایف اے کا نتیجہ ۹۶.۷ فیصد رہا جب کہ سرگودھا بورڈ کی شرح فیصد ۴۹.۰۸ تھی۔ ۹ طالبات نے فرسٹ کلاس حاصل کی۔ بی اے کے نتیجہ کی شرح ۸۴ فیصد رہی۔ جب کہ یونیورسٹی کی شرح صرف ۴۳ فیصد تھی۔ ۴ طالبات نے فرسٹ کلاس حاصل کی۔ گذشتہ برس ہماری ایک طالبہ نے سوشیل ورک میں تمام بی اے کے امیدواروں میں سے سیکنڈ پوزیشن حاصل کی اور اسے اردو اکیڈمی سے یکصد روپیہ انعام اور سند ملی۔

وظائف فرسٹ ایر کی اکثر طالبات اپنی قابلیت کی بناء پر وظائف لے رہی ہیں۔ ایف اے کے نتیجہ میں ۱۴ طالبات وظیفہ کی حقدار قرار دی گئیں۔ بی اے کے وظائف کی ابھی اطلاع نہیں آئی۔ دو طالبات KILA GIFT STIPEND لے رہی ہیں اور پانچ طالبات کو ڈسٹرکٹ کونسل جھنگ کی طرف سے چھ چھ ماہ کی فیس بطور وظیفہ ملی ہے۔

ان کے علاوہ تین طالبات کو دینیات میں اول آنے پر سال بھر کی فیس حضور ایدہ اللہ کی طرف سے بطور وظیفہ عطا کی گئی ہے۔ پندرہ سو روپیہ نادار طالبات کی فیس کی ادائیگی کے لئے صدر انجمن احمدیہ نے عطیہ دیا ہے اور تین طالبات کو بیگم شفیع صاحبہ مرحومہ کے بچوں کی طرف سے ایک ایک سال کے لئے ۱۰ روپے ماہوار کے حساب سے وظائف دئے گئے ہیں۔

لائبریری لائبریری میں ۵۰۰ کتب کا اضافہ ہوا۔ اڑھائی ہزار روپیہ کی سائنس اور آرٹس کی کتب خریدی گئیں۔ الا باقی کتب مختلف اداروں کی طرف سے بطور عطیہ ملیں۔ ڈاکٹر مس سکاٹ نے دورہ ربوہ کی حسین یاد میں یکصد سوس ڈالر کا عطیہ لائبریری کو بھجوایا۔ کتب کے علاوہ تین روزنامے اور دو درجن سے زائد انگریزی اور اردو ماہنامے اور ہفت روزے منگوائے جاتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں تین ہزار سے زائد کتب طالبات کے زیر مطالعہ رہیں۔

عمارت دوران سال کالج کی عمارت میں توسیع ہوئی ہے۔ سائنس بلاک کی تعمیر قریباً مکمل ہو چکی ہے۔ تیس ہزار روپیہ کا بیالوجی کا سامان خریدا گیا۔ ایک کلاس روم کی چھت تبدیل کی گئی۔ مسجد بھی امسال مکمل ہو جائیگی۔ سال رواں میں گورنمنٹ کی طرف سے ساڑھے تیس ہزار روپیہ لائبریری کی توسیع کے لئے ملا ہے اس سے لائبریری کی عمارت تعمیر کی جائے گی۔

ہوسٹل امسال ہوسٹل میں ۹۱ طالبات نے داخلہ لیا۔ جن میں سے دو ایم اے عربی کی طالبات اور ایک غیر ملکی طالبہ ہے۔

جنوری میں ہوسٹل یونین کی طرف سے عشائیہ دیا گیا۔ جس میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی ڈائریکٹرس جامعہ نصرت نے بھی شرکت فرمائی۔ ہوسٹل یونین کا افتتاح بھی آپ نے فرمایا۔ اور رمضان المبارک میں افطار پارٹی میں بھی آپ نے شرکت فرمائی۔ طالبات کی صحت کا مقدور بھر خیال رکھا جاتا ہے۔ ڈاکٹر کی ہدایت پر مفت دوا مہیا کی جاتی ہے ایک ہمہ وقت نرس موجود ہے۔

کھیلیں والی بال اور بیڈمنٹن کی کھیلوں کا انتظام ہے۔ موسمی تعطیلات میں بعض طالبات دو ہفتہ کے لئے فزیکل ٹریننگ کوچنگ سنٹر ایبٹ آباد میں شریک ہوئیں۔ مارچ ۱۹۷۱ء میں سرگودھا بورڈ کی بین الجامعی ٹیبل ٹینس چمپیئن شپ کے مقابلوں میں چار طالبات نے حصہ لیا اور چمپیئن شپ جیت لی۔ اور ٹرافی کا اعزاز حاصل کیا۔

۲۷ / فروری ۱۹۷۱ء کو کالج کی سالانہ کھیلوں کا افتتاح ڈائریکٹرس فزیکل ایجوکیشن پنجاب یونیورسٹی نے کیا اور اختتام پر انعامات بھی انہوں نے تقسیم فرمائے۔

ادبی و علمی مشاغل طالبات کے علمی ذوق کی تسکین کے لئے کالج یونین اور تمام مضامین کی مجالس باقاعدگی سے اپنے اجلاس منعقد کرتی ہیں۔ سال رواں میں یونین کی افتتاحی تقریب نومبر میں ہوئی۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی ڈائریکٹرس جامعہ نصرت نے عہدیداران سے حلف وفاداری لیا۔ اور خطاب بھی فرمایا۔ انگریزی مباحثہ میں دو ٹرافیوں اور مشاعرہ میں ایک ٹرافی کے علاوہ دوران سال اردو اور انگریزی مباحثات میں مقررات نے انفرادی انعامات بھی حاصل کئے۔ سرگودھا بورڈ کی طرف سے منعقدہ تحریری مباحثہ میں ایک طالبہ نے سو روپیہ کا اول انعام اور دوسری نے ۷۵ روپیہ کا دوسرا انعام انعامی بانڈز کی صورت میں حاصل کیا۔

سٹوڈنٹس یونین کے ماتحت کل پاکستان بین الکلیاتی مباحثات ۱۲ و ۱۳ / مارچ کو ہوئے جن میں سات کالجوں نے حصہ لیا۔ پولیٹیکل سائنس سوسائٹی کے ماتحت یو۔ این۔ او ڈے اور یوم جمہوریہ منایا گیا۔ مجلس اسلامیات کے ماتحت بین الجامعی مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی۔ بزم اردو کے ماتحت ۱۳ / مارچ کو بین الجامعی مشاعرہ منعقد ہوا۔ انعامات حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی ڈائریکٹرس جامعہ نصرت نے تقسیم فرمائے۔

دینیات کے سالانہ امتحان میں ۵۰ فیصد سے زائد طالبات شریک ہوئیں۔ اول دو طالبات نے اول پوزیشن حاصل کر کے سال بھر کی فیس بطور انعام پائی۔ طالبات لجنہ کی سب سرگرمیوں میں حصہ لیتی رہیں اور جماعت کی ہر مالی تحریک پر لبیک کہتی رہیں۔ لجنہ کے امتحانات میں شریک ہوئیں۔ سالانہ اجتماع کے موقع پر تحریری اور تقریری مقابلوں میں حصہ لیا۔ اور جلسہ سالانہ اور سالانہ اجتماع کے مواقع پر مہمانوں کی خدمت کے فرائض بھی سٹاف کی مدد کرتے ہوئے سرانجام دیئے۔

مجلس دینیات کے تحت امسال محترم مولانا ابو العطاء صاحب۔ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری۔ محترم مولانا عبد المالک خاں صاحب اور مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے اہم دینی مواضیع پر تقاریر فرمائیں۔

دوران سال "النصرت" کا صرف ایک مجلہ اسلامیات نمبر شائع ہوا۔

یوم الامہات ۸ / مارچ ۱۹۷۱ء کو یوم الامہات منایا گیا۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا نے صدارت فرمائی۔ حضرت صدر صاحبہ نے ماؤں کو بچیوں کی صحیح اسلامی رنگ میں تربیت کرنے کی طرف توجہ دلائی اور قرآن کریم اور اسلام کی تعلیم کو رائج کرنے کی تلقین فرمائی۔ اسی دن آئندہ سال کے لئے مجلس اساتذہ و امہات کے آئندہ سال کی عہدیداروں کا انتخاب بھی عمل میں لایا گیا۔

غیر نصابی سرگرمیاں فروری میں چھوٹے پیمانہ پر سالانہ صنعتی نمائش لگائی گئی اس موقع پر اشیائے خورد و نوش کے اسٹال بھی لگائے گئے۔ اس تقریب کا افتتاح حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی نے فرمایا۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر مہمانوں کی خدمت کیلئے ٹی اسٹال لگایا گیا۔ صنعتی نمائش اور ٹی سٹال کی آمد سے امسال انشاء اللہ ایک چھوٹی سی ٹینکی پانی کی بنوائی جائے گی۔ مارچ اور اپریل میں قصیدہ درثمین کلام محمود اور معلومات عامہ کا امتحان لیا گیا۔

کانووکیشن ۵ / اپریل ۱۹۷۱ء کو جامعہ کا سالانہ جلسہ عطائے اسناد و انعامات منعقد ہوا۔ محترمہ بیگم ایم ایم احمد صاحبہ نے ازراہ نوازش صدارت کی اور خطبہ صدارت سے نوازا۔ ۲۴ طالبات نے بی اے کی ڈگریاں حاصل کیں اور دو بچیوں کو نظارت کے سالانہ امتحان دینیات میں اول آنے پر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے طلائی تمغے دیئے گئے۔

معائنہ ۱۱ / اکتوبر ۱۹۷۰ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ ناظر صاحب تعلیم اور بعض احباب کی معیت میں زیر تعمیر سائنس بلاک کے معائنہ کیلئے تشریف لائے اور افسر صاحب تعمیر کو بیش قیمت ہدایات سے نوازا۔

مجلس طالبات قدیم ۵ / اپریل ۱۹۷۱ء کو مجلس طالبات قدیم کا سالانہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں نئے عہدیداران کا انتخاب ہوا۔ چندہ میں اضافہ کی تجاویز پر غور ہوا اور حضرت سیدہ ڈائریکٹرس صاحبہ نے قیمتی مشورے دیئے۔

گورننگ باڈی مغربی پاکستان کے پرائیویٹ اداروں کے آرڈیننس کی رو سے جامعہ نصرت کی گورننگ باڈی کا تقرر عمل میں آیا۔ اراکین کا انتخاب ہو چکا ہے۔ عنقریب چیئرمین کے چناؤ کے لئے اجلاس طلب کیا جائیگا۔

سالانہ رپورٹ پیش کرنے کے بعد آج کی گریجوایٹس کو تہ دل سے مبارکباد دیتی ہوں اور امید کرتی ہوں کہ وہ علم جو انہوں نے اس درس گاہ سے حاصل کیا ہے اسے نہ صرف اپنی عملی زندگی میں استعمال کرینگی بلکہ اسے دوسروں تک پہنچا کر قوم و ملت کی خدمت کرینگی وہ خوش نصیب ہیں کہ انہیں مرکز میں رہ کر عظیم شخصیتوں کی زیر نگرانی تعلیم حاصل کرنے کا موقعہ ملا ان سے یہ توقع ہے کہ وہ ایسی شمع ہدایت بنکر جائینگی جو ان کے لئے ساری زندگی مشعل راہ ہو اور ملک کی جہالت کی تاریکی کو بھی دور کرے۔

آخر میں بھی ان تمام حضرات و خواتین کی انتہائی ممنون ہوں جنہوں نے عرصہ زیر رپورٹ میں جامعہ نصرت میں دلچسپی لی اور ہمارے ممد و معاون رہے۔

الفضل 27 مئی 1971

وصایا

ضروری نوٹ: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کریں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ قادیان)

نمبر ۱۳۸۰۰

راحتن بی بی زوجہ محمد لطیف الرحمٰن صاحب قوم شیخ پیشہ کاشتکاری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن پنکال ڈاک خانہ نیا پٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۲-۶۹ وصیت کرتی ہوں کہ میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ جائداد حسب ذیل ہے:-

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۱۰۰۰
۲۔ سونے کے زیورات ایک تولہ قیمتی -/۲۰۰
۳۔ چاندی کے زیورات ۲۰ تولہ حساب روپیہ تولہ -/۲۴۰
۴۔ کھانے پینے کے برتن -/۸۴
کل میزان -/۱۵۲۴

میں اس قدر جائداد کی قیمت -/۱۵۲۴ روپیہ ہے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میری وفات کے وقت میری جو جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میری جائداد مزید ہوگی تو میں اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتی رہوں گی اور کوشش کروں گی کہ کسی طرح میری زندگی میں حصہ جائداد ادا کر دوں۔ الامۃ: راحتن بی بی (نشان انگوٹھا)
گواہ شد: حجہ خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پنکال
گواہ شد: جلال الدین انسپکٹر بیت المال نزیل پنکال

نمبر ۱۳۸۱۷

میں جبار الحق خان ولد شریف خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاک خانہ خاص ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:

میرے والدین بفضل تعالیٰ زندہ ہیں اس لئے میری فی الحال کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں۔ منقولہ جائداد اس وقت ایک پرانی گھڑی قیمت اندازاً -/۹۰ روپے اور ایک پرانا سائیکل قیمت اندازاً مبلغ یک صد روپیہ۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اس کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اس کے علاوہ جب بھی کوئی جائداد پیدا کروں گا اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ (۲) اس وقت بصورت ملازمت مبلغ ۱۳۱ روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے میں اپنی اس ماہوار آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں
۳- نیز میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات کے وقت میرا جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا

تقبل منا انك انت السميع العليم
العبد: جبار الحق خان ولد شریف خان صاحب ساکن کیرنگ ضلع پوری۔ اڑیسہ
گواہ شد: محسن خان کیرنگ
گواہ شد: شمس الحق خان ولد مکرم محرم خان صاحب سکنہ کیرنگ حال جودوار ضلع کٹک اڑیسہ

نمبر ۱۳۸۱۸

میں امۃ الرشید بنت مرزا محمد اسحٰق صاحب قوم احمدی مغل پیشہ طالبہ علمی عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۱/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے صرف مجھے والد صاحب کی طرف سے مبلغ پانچ روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اگر میری آمد میں کوئی اضافہ ہوا تو اس کے مطابق حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی۔ اور اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔

میرے مرنے کے بعد میری جو جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
الامۃ: امۃ الرشید۔
گواہ شد: مرزا محمد اسحٰق والد موصیہ
گواہ شد: قریشی فضل حق نیجر الفرقان درویش
۱۰/۱/۱۹۷۱ء قادیان۔

مرغی خانہ کھولنے والے حضرات
چوزے و چوزے گر مشینیں لیور کی خوراک ٹھیکہ جات ہم سے حاصل کریں ہمارے چوزے بفضل خدا مرغی خانوں میں بہت مقبول ہوئے ہیں ان کی اوسط ۲۵۰ انڈے سالانہ سے بھی زائد ہے ریٹ مکس چوزے ۱۵۰ روپے سینکڑہ (۳ فیصد زائد)۔ ۹ فیصد پٹھیاں چن کر -/۳۰۰ روپے سینکڑہ (۳ فیصد زائد) ایک ہزار یا زائد خریدنے پر ۱۰ فی صد چوزے زائد دیئے جاتے ہیں۔
منیجر خلیل پولٹری فارم۔ ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (منیجر)

79

مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب کے اعزاز میں دعوت عصرانہ

مورخہ ۱۳ مئی بوقت ساڑھے ۶ بجے شام جماعت احمدیہ شیخوپورہ نے مکرمی ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب ایم بی بی ایس ایف آر سی ایس کے اعزاز میں ایک ٹی پارٹی ترتیب دی۔ ڈاکٹر صاحب موصوف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پروگرام Leap FORWARD کے ماتحت سیرالیون (مغربی افریقہ) تشریف لے جا رہے ہیں۔

خورد و نوش کے بعد تلاوت قرآن کریم کی گئی۔ اس کے بعد خاکسار نے ڈاکٹر صاحب کی دیانتداری محنت سے کام کرنے اور بیماروں سے انتہائی نیک سلوک کی تعریف کی۔ آپ کی قومی خدمات کو سراہا اور شکریہ ادا کیا۔ خاکسار نے مکرم ڈاکٹر صاحب کو یقین دلایا کہ جماعت کے جملہ افراد کی دعائیں آپ کے ساتھ ہوں گی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں بیش از بیش خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ (امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ)

قراردادِ تعزیت

ہم ممبران انجمن احمدیہ جمشید پور صوبہ بہار (بھارت) اپنے سابق پریذیڈنٹ محترم مرزا بشیر احمد صاحب چغتائی کی وفات حسرت آیات کی خبر سن کر بہت ہی مغموم ہیں۔ خاص کر ان کی اچانک وفات نے ہم لوگوں کا دل دہلا دیا ہے۔ ہم خداوند قدوس کے حضور دست بدعا ہیں کہ ان کو جنت الفردوس کے اعلیٰ سے اعلیٰ مقام پہ فائز فرمائے اور ان کے پسماندگان کا حامی و حافظ ہو اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

وہ احمدیت کے ایک قابل رشک پروانہ تھے اور انہوں نے ہماری جماعت میں احمدیت کی روح پھونک کر روحانی زندگی بخشی تھی۔

(ڈاکٹر سید حمید الدین احمد۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جمشید پور صوبہ بہار۔ بھارت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

ہمارے والد محترم میاں نور حسن صاحب سابق سیکرٹری مال کوٹلی ہرنائن ضلع سیالکوٹ مورخہ ۱۵ مئی کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کو صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں شامل ہونے کا شرف حاصل تھا چونکہ آپ موصی تھے اس لئے جنازہ ربوہ پہنچایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (نور احمد و منظور احمد کوٹلی ہرنائن ضلع سیالکوٹ)

درخواست ہائے دعا

میرا بچہ بعمر ۹ ماہ وفات پا گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون اس سے پہلے تین بچے یکے بعد دیگرے فوت ہو چکے ہیں میری صحت غم واندوہ کی وجہ سے بھی بہت کمزور ہو گئی ہے اور ساتھ ہی جسم میں درد اور بخار رہتا ہے میرے خاوند بھی پریشان رہتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صبر جمیل عطا فرماتے ہوئے نعم البدل عطا فرمائے جس کی طویل عمر ہو اور خادم دین ہو آپ کی مہربانی ہوگی۔ آپ کے بچوں اور آپ کے سر بخت کو تا دم دعا دیتی رہوں گی۔ (زبیدہ خانم ۱۰ اہلیہ محمد اعظم صاحب معلم وقف جدید جماعت احمدیہ چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر۔)

۲- ہر قسم کی پریشانیوں مجبوریوں مایوسیوں تکلیفوں مصیبتوں اور مشکلات کی دوری و نیز روزی میں برکت کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے (محمد ظہیر الدین احمد شاہدرہ لاہور)

۳- خاکسار کی والدہ صاحبہ کا بائیں آنکھ کا شمس ہسپتال جلال پور جٹاں میں کامیاب اپریشن ہوا ہے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میری والدہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (میاں غلام محمد سب انسپکٹر ریلوے سکھر)

۴- خاکسار کے والد محترم ایک عرصے سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں خداوند کریم انہیں شفاء کاملہ عطا فرمائے آمین۔
(محمد اسلم تسنیم۔ نواز آباد فارم۔ سندھ)

۵ میرا بچہ بعمر سوا دو سال تقریباً دس بارہ روز سے بخار نزلہ کھانسی اور سر میں پھوڑا ہونے کی وجہ سے شدید بیمار ہے۔
بچہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے
(شیخ محمود احمد سعید۔ ربوہ)

بی اے فائنل ۱۹۷۱ء کا دینیات کا نتیجہ

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ ڈائرکٹرس جامعہ نصرت ربوہ)

بی اے سال دوم میں ۵۲ طالبات نے دینیات کا سالانہ امتحان دیا۔ ۵۰ کامیاب ہوئیں نتیجہ ۹۶ فیصد رہا۔ اول دوم سوم علی الترتیب ناصرہ بنت چوہدری فضل قادر صاحب ارشاد بیگم بنت چوہدری سردار خان صاحب اور امتہ الحی بنت فضل محمد صاحب ۱۸۴/۲۰۰ ۔ ۱۶۲ اور ۱۶۰ نمبر حاصل کر کے رہیں۔ "نصرت جہاں طلائی تمغہ" کی حقدار ناصرہ بنت چوہدری فضل قادر صاحب قرار دی گئیں اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ تفصیلی نتیجہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

نام	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	
۱۔ بشریٰ فوزیہ	عبدالعزیز صاحب	۱۲۱/۲۰۰	
۲۔ بشریٰ بیگم	محمد صادق خان "	۱۱۲	
۳۔ صادقہ پروین	نذیر احمد "	۱۳۳	
۴۔ ناصرہ	چودھری فضل قادر "	۱۸۴	اول
۵۔ ارشاد بیگم	سردار خان "	۱۶۲	دوم
۶۔ رفعت مبارکہ	نذیر احمد "	۶۶	
۷۔ رعنا اکبر	چوہدری علی اکبر "	۱۲۴	
۸۔ نصرت جہاں بیگم	محمد صادق "	۱۳۷	
۹۔ کنیز زہرا	سید سجاد رضا "	۵۴/۱۱۰	
۱۰۔ شاہدہ نواز	رب نواز "	۱۱۵	
۱۱۔ امتہ الجمیل	غلام احمد "	۱۵۷	
۱۲۔ طلعت نسرین	فضل دین "	۹۰	
۱۳۔ سلیمہ	چوہدری عطاء اللہ "	۱۴۲	
۱۴۔ منیرہ	محمد یامین صاحب ندیم	۱۲۹	
۱۵۔ منیرہ خانم	اقبال احمد صاحب ایاز	۱۳۸	
۱۶۔ مریم صدیقہ	میر محمد عبداللہ "	۱۴۳	
۱۷۔ راشدہ ناز	صوبیدار برکت علی "	۱۴۰	
۱۸۔ خزینہ فردوس	چوہدری سعید احمد "	۸۷	
۱۹۔ نسرین	فضل محمد " نیازی	۱۵۰	
۲۰۔ صبیحہ خانم	عبدالمجید خان "	۶۹/۱۱۰	
۲۱۔ امتہ الواسع رعنا	نواب مسعود احمد خان "	۱۴۶	
۲۲۔ ندینہ خاتون	ڈاکٹر محمد عبداللہ "	۱۰۹	
۲۳۔ حفظہ محمودہ	چوہدری عبدالعزیز "	۱۵۹	
۲۴۔ بشریٰ یعقوب	محمد یعقوب "	۱۴۶	
۲۵۔ امتہ الرشید	فضل حق "	۱۵۷	
۲۶۔ وسیمہ	کیپٹن نواب دین "	۸۵	
۲۷۔ طاہرہ صابرہ	محمد عبداللہ "	۹۵	
۲۸۔ بشریٰ محمود	محمود احمد "	۱۲۵	
۲۹۔ نصرت جہاں	راجہ فضل داد خان "	۱۳۷	
۳۰۔ امتہ السلام رفعت	عبدالقیوم خان "	۱۵۷	
۳۱۔ شمیم اختر	سراج الدین "	۱۲۶	
۳۲۔ مبارکہ	محمد داؤد "	۹۶	
۳۳۔ تقیبہ سلمیٰ	ایس ایم اکمل "	۶۶	
۳۴۔ بشریٰ تنویر	فیروز خان "	۱۲۴	
۳۵۔ نصرت جہاں	سردار خان "	۱۵۴	
۳۶۔ رضیہ بیگم	چوہدری فضل کریم "	۸۵/۱۱۰	
۳۷۔ امینہ نادرہ	محمد یونس "	۱۲۸	
۳۸۔ شاہدہ مبارکہ	ملک عطاء الرحمٰن "	۱۵۷	
۳۹۔ ثریا ضیاء	شیخ ضیاء الحق "	۸۶	
۴۰۔ طاہرہ حمید	میر عبدالحمید صاحب	۱۱۳	
۴۱۔ شگفتہ اسلام	عبدالسلام "	۱۲۹	
۴۲۔ قدسیہ فردوس	محمد شریف "	۹۶	
۴۳۔ زاہدہ	ڈاکٹر چوہدری محمد خان صاحب	۱۴۰	
۴۴۔ امتہ القیوم	محمد بوٹا صاحب	۱۲۳	
۴۵۔ عائشہ نصیر	ڈاکٹر نصیر احمد خان "	۱۲۶	
۴۶۔ جمیلہ بیگم	عبدالمجید "	۵۲/۱۱۰	
۴۷۔ مبارکہ ناہید	شیخ نادر علی "	۹۱	
۴۸۔ امتہ الحی	فضل محمد "	۱۶۰	سوم
۴۹۔ بشریٰ تنویر	سید بشیر احمد "	۱۰۸	
۵۰۔ نگہت نعمان	سید زمان علی شاہ "	۸۵	

نوٹ:۔ غیر از جماعت طالبات صرف قرآن مجید اور حدیث کا امتحان دیتی ہیں ان کے نمبر ۱۱۰ میں سے ہیں۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

وعدہ کرنے والوں کی ذمہ داری

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک میں جن احباب و خواتین نے وعدے کئے ہیں۔ وہ اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے سب سے پہلے اس بات کا جائزہ لیں کہ پہلے سال میں ان کی طرف سے جو رقم وصول ہونی چاہیئے تھی۔ کیا وہ مرکز میں پہنچ چکی ہے۔ اگر کسی وجہ سے ایسا نہیں ہوا تو اب فوری اس طرف توجہ کی جائے۔ تاکہ ہم اپنا قدم آگے بڑھا سکیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ وعدہ کنندگان کی ایک خاصی تعداد سو فیصدی ادا کر چکی ہے اور بہت بڑی تعداد میں مخلصین اپنے پہلے سال کے وعدے پورا کر چکے ہیں۔ لیکن اگر ایک وعدہ کنندہ بھی بقایا دار رہ جائے تو ہمارا کام مکمل نہ ہوگا۔ پس ہمت سے کام لیجئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

ایسے طلباء جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمت سلسلہ کے خواہشمند ہیں فوری طور پر اپنے مکمل پتہ سے وکالت دیوان کو اطلاع دیں تا ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی کی جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ضرورت ہے

جامعہ احمدیہ میں صرف و نحو کی تدریس کے لئے ایک استاد کی ضرورت ہے جو کم از کم مولوی فاضل پاس ہو۔ خواہشمند دوست درخواستیں مقامی امیر صاحب یا صدر حلقہ کی سفارش کے ساتھ فوری طور پر دفتر ہذا میں ارسال فرما دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے بیٹے عزیزم عبدالشکور نے امسال فائنل ایم بی بی ایس کا امتحان امتیازی نمبروں سے پاس کیا ہے تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے لئے مزید ترقی کی راہیں کھولے۔

(بیگم ڈاکٹر عبداللطیف سرگودہا)

[illegible]

۹۹۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵